O

سو حقائق کے روبرو ہو کر، ایک واضح خیال پایا ہے
زندگی کے جواب پا پا کر، اک مکمل سوال پایا ہے

یہ اداسی تو ایک ماخذ ہے، اضطراب ایک راستہ ہے بس
منزلِ درد پر جو پہنچا ہے، ہم نے اس کو نہال پایا ہے

ہلکی ہلکی سی نیکیاں کر کے، تھوڑا تھوڑا عروج دیکھا تھا
گاہے گاہے گناہ کر دیکھے، رفتہ رفتہ زوال پایا ہے

https://emad-ahmad.com/

لوگ بچھڑے ہیں، خواب ٹوٹے ہیں، راستے پائے کھوئے ڈھونڈے ہیں
عمر کی چار ہی دہائیوں میں دل نے کتنا ملال پایا ہے

دوستوں سے حسد کیا اس نے، دشمنِ جاں سے دوستی رکھی
عقل تو خیر کام کیا آتی ہم نے دل بھی کمال پایا ہے

وہ جو دشوار تھا وہ سہل رہا، وہ جو ممکن نہ تھا وہ کر ڈالا
وہ جو آسان تھا زمانے کو ہم نے اس کو محال پایا ہے

جب کبھی جسم و جاں سے کاوش کی، قلب کو پر سکون ہی پایا
جب کبھی فوقیت دی راحت کو، قلب کو تب نڈھال پایا ہے

حجلۂ درد میں غمِ ہستی جب بھی تجھ سے وصال ٹھہرا ہے
تیری آنکھوں میں رنگ دیکھے ہیں، تیرا چہرہ گلال پایا ہے

https://emad-ahmad.com/

رات اور ذات کے نہاں پردے کم ہی لوگوں سے چاک ہوتے ہیں
راز کی بات کون کس سے کرے، کیسا قحط الرجال پایا ہے

ڈوبتے شخص کو تو لگتا ہے جیسے تنکا بھی اک سہارا ہو
بے یقینی کے اس سمندر میں ہم نے اک احتمال پایا ہے

سب تمنائیں مٹ گئی ہیں عماد، اب فقط ایک ھو ہے سینے میں
کوئی شے آنکھ کو نہیں جچتی، قلب نے وہ جمال پایا ہے

رات دن ایک کر دیے ہم نے، عشرۂ قلب و آگہی میں عماد
دس برس اعتکاف میں رہ کر ذات نے یہ ہلال پایا ہے

https://emad-ahmad.com/